خدامِ عزا ٔحسینؑ والا ٔ

حُسینؑ والا ہر ایک لمحہ حُسینؑ کا غم منا رہا ہے
عزائے سرورؑ ہے فرض اس پر سو فرض اپنا نبھا رہا ہے

کوئی بچھاتا ہے فرشِ مجلس فریضہ اِس کو سمجھ کے اپنا
کوئی حدیثِ کساء کو پڑھ کر کرے ہے آغاز مجلسوں کا
ہے کوئی ایسا کہ رونے والوں میں ہو رہا ہے شمار جس کا
ہے کوئی ایسا جو بعدِ مجلس ہمیں زیارت پڑھا رہا ہے

کسی نے سیکھا ہے فرشِ مجلس پہ آ کے سوز و سلام پڑھنا
لکھا انیسؔ و دبیرؔ نے جو وہ مرثیہ بزم میں سنانا
کسی نے سیکھا ہے شاہِ والا کی مجلسوں سے خطاب کرنا
جو زیبِ منبر ہوا ہے وہ ہی وِقار اپنا بڑھا رہا ہے

بنا رہا ہے کوئی عقیدت سے تعزیہ اور ضریحِ سرورؑ
وہ اس عمل سے بتا رہا ہے کہ ہے وہ شاہِ زمنؑ کا نوکر
سجا رہا ہے کوئی تو پرچم میں مشک تشنہ لبوں کو رو کر
اٹھا کے پھر وہ جری کا پرچم وفا جری سے نبھا رہا ہے

کسی کے حصے میں آیا نامِ حسینؑ مولا پلانا پانی
جگہ جگہ پر سجا رہا ہے بنامِ اصغرؑ سبیل کوئی
وہ جس کے حصے میں آئی رکھوالی ذوالجناحِ شہِ زمن کی
وہ اسپِ شاہِ زمنؑ سجا کر نصیب اپنا جگا رہا ہے

کوئی تو ماتم کناں ہے پیاسوں پہ مجلسوں میں بنا کے حلقہ
یہ پیش زہراؑ کو کر رہا ہے صدائیں ماتم سے شہؑ کا پرسہ
کسی نے زنجیر کا کیا ہے کسی نے ماتم کیا قمعہ کا
جو دے رہا ہے لہو کا پرسہ جو خون اپنا بہا رہا ہے

فرشتے ستر ہزار نوحہ کناں ہیں قبرِ شہِ اممؑ پر
یہ کہہ رہے ہیں کہ ہائے شبیرؑ، ہائے عباسؑ، ہائے اکبرؑ
اُسی بشر کو دعائیں کرب و بلا سے دینے کو آئے سرورؑ
جو روضہِ دخترِ علیؑ کے دفاع میں جاں لٹا رہا ہے

کوئی تو اظہارؔ لکھ رہا ہے قلم سے شاہِ زمن کے نوحے
یہ لکھ کے نوحے بتا رہا ہے کہ رہ گئے شاہِ دینؑ پیاسے
رُلا رہا ہے کوئی جہاں کو حسینؑ مولا کا نوحہ پڑھ کے
یہ نوحہ خواں پڑھ کے نوحہ سب کو کہانی غم کی سنا رہا ہے

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ